روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
خطبہ نمبر ۲۴
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۷۹ | منگل ۹ رجب ۱۴۱۵ھ - ۱۳ فتح ۱۳۷۳ھش - ۱۳ دسمبر ۱۹۹۴ء

انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو
بلکہ آخرت کی فکر کرے

دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

غیبت سے منافقت، بغاوت اور پھر بہتان تراشی پیدا ہو جاتی ہے

غیبت سے کلیتہً اجتناب کا طریق یہ ہے کہ اپنے محبت کے دائرے کو وسیع کریں

جب تک آپ کا ذوق درست نہیں ہوتا خدا کی محبت دل میں پیدا نہیں ہو سکتی

مجلس کی امانت کا حق نہ رکھنا بھی غیبت بن جاتا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۱۸۔ نبوت ۱۳۷۳ھش (۱۸۔ نومبر ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کے بعض اقتباسات

خطبہ کے یہ اقتباسات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔

(-) بعض امور کے علاوہ خصوصیت سے غیبت کے متعلق (-) معاشرے کو متنبہ کیا گیا ہے۔ اور ایسے الفاظ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی انسان اس پیغام کی حقیقت کو سمجھ لے تو غیبت کا تصور بھی اس کے قریب نہ پھٹکے۔ لیکن جس رنگ میں یہ ذکر فرمایا گیا ہے اس میں یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اس مکروہ چیز کا شوق تم لوگوں میں اتنا پایا جاتا ہے کہ گویا اس کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی تم بے اختیار اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے (-) لوگو (-) اول (-) اندازے لگانے سے اجتناب کیا کرو۔ اور بہت زیادہ عادت جو ہے تخمینوں کی کہ یہ ہوا ہو گا اور یہ ہوا گا یہ ایک ایسی مہلک عادت ہے کہ ان اندازوں میں سے بعض یقیناً گناہ ہوتے ہیں۔ پس تم ایک ایسے میدان پھرتے ہو جس میدان میں خطرناک گڑھے ہیں یا جنگل کے درندے ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ تم دیکھ بھال کر قدم اٹھا رہے ہو مگر جو ایسے خطرے مول لیتا ہے یقیناً اس کا پاؤں کہیں نہ کہیں رپٹ جاتا ہے۔ غلطی سے کسی گڑھے میں پڑ جاتا ہے یا کسی درندے کے چھپنے کی جگہ کے قریب سے گذرتا ہے اور اسے حملے کی دعوت دیتا ہے۔ تو مراد یہی ہے کہ ہر ظن گناہ نہیں ہے' یہ درست ہے بعض ظن جو درست ہوں' حقیقت پر مبنی ہوں وہ خدا کے نزدیک گناہ نہیں لیکن ظن کرنے کی عادت خطرناک ہے۔ اور اس کے نتیجے میں ہرگز بعید نہیں کہ تم سے بعض بڑے گناہ سرزد ہوں۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ تجسّس بھی نہ کیا کرو ظن کا جو تعلق ہے وہ تجسّس سے بہت گہرا ہے۔ جب انسان کو یہ شوق ہو کہ کسی کی کوئی کمزوری معلوم کرے تو اس وقت جو ظن ہیں وہ زیادہ گناہ کے قریب ہوتے ہیں کیونکہ انسان اپنے بھائی یا اپنی بہن میں بدی ڈھونڈ رہا ہوتا ہے اور تجسّس کی عادت اگر ظن کی عادت کے ساتھ مل جائے تو بہت بڑا احتمال پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ شخص گنہگار ہو گا پس اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ فرمایا (-) اور کوئی تم میں سے کسی دوسرے شخص کی غیبت میں غیبت نہ کرے یعنی اس کی غیوبیت میں اس کی عدم موجودگی میں اس پر تبصرے نہ کیا کرے۔ یہ پہلا جو مضمون بیان ہو رہا ہے اس کا آخری طبعی نتیجہ ہے جو شخص ظن کی عادت رکھتا ہے جلدی سے نتائج نکالتا ہے کہ یہ ہوا ہو گا۔ اور جو شخص تجسّس کی عادت رکھتا ہے وہ اپنے ظن میں گناہ کے قریب تر پہنچ جاتا ہے کیونکہ تجسّس کا مطلب ہے کہ اسے شوق ہے کچھ معلوم کرنے کا اس لئے بے وجہ ظن نہیں کر رہا۔ یونہی اتفاقاً ظن نہیں کر رہا۔ بلکہ کسی خاص مقصد کی تلاش میں ظن ہے اس کا۔ اور ایسے موقع پر وہ نتیجہ نکالنا جو غلط ہے اور محض اپنے تجسّس کے شوق میں اس نے نکالا ہے یہ ایک طبعی بات ہے۔ ایسا احتمال بہت بڑھ جاتا ہے۔ تیسری صورت میں اگر تجسّس کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے بنیادی طور پر اس کو اپنے بھائی یا بہن سے کوئی دبی ہوئی مخفی نفرت ہوتی ہے۔ وہ پسند نہیں ہوتا اور غیبت اسی کی کی جاتی ہے جو پسند نہ ہو۔ کبھی آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ ماں باپ بیٹھ کر بچوں کی غیبت کر رہے ہیں یا بچے بیٹھ کر ماں باپ کی غیبت کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو بنیادی طور پر ان کے تعلقات کے نظام میں کوئی ایسا رخنہ ہے جسے پاگل پن کہا جا سکتا ہے۔ مگر غیبت اور کسی شخص سے پرخاش رکھنا کوئی اس کے متعلق حسد کا پیدا ہونا' اس قسم کے محرکات ہیں جو تجسّس کی پہلے عادت ڈالتے ہیں اور پھر جب تجسّس جب ان کے سامنے کوئی تصورات پیش کرتا ہے۔ حقائق نہیں بلکہ وہ ظن جو ان کی عادت میں داخل ہے۔ تجسّس کے نتیجے میں یہ اندازے لگاتا ہے کہ ہم یہاں تک تو پہنچ گئے ہیں۔ اندر کمرے میں جا کر تو نہیں دیکھا۔ مگر صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ ہوا ہو گا۔ اور چونکہ بدنیتی سے ہی اس سفر کا آغاز ہے اس لئے جو بھی ماحصل ہے وہ یقینی ہو یا غیر یقینی ہو۔ وہ اسے آگے مجالس میں بیان کر کے اس کے چسکے لیتے ہیں۔ یہ ایک پورا نفسیاتی سفر ہے جو غیبت کرنے والا اختیار کرتا ہے۔ جس کو قرآن کریم نے سلسلہ بہ سلسلہ اسی طرح بیان فرمایا ہے جس طرح انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ لیکن غیبت کی صرف یہ وجہ نہیں ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے سوا اور کوئی غیبت نہیں ہے۔ غیبت بغیر تجسّس کے بھی پیدا ہوتی ہے۔ غیبت

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

ایک شخص کی بدی جو کھل کر اس کے سامنے آئی ہے اور تجسّس کے نتیجے میں نہیں۔ اس کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے اس میں دور کرنے کی کوشش کرنے کی بجائے ان لوگوں کو پہچان کر جو اس کو سن کر اس شخص سے اور دور ہٹ جائیں گے۔ اور اس کی اس شخص سے دشمنی میں اس کے طرفدار ہو جائیں گے۔ یہ نیت بھی ہوتی ہے اور بعض دفعہ حقائق پر مبنی غیبتیں بھی کی جاتی ہیں۔ اور ہر نیت کا ٹیڑھا ہونا لازم ہے۔ ورنہ یہ گناہ نہیں۔

ایک موقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے سامنے کسی شخص کی بات بیان کی (—)

۔ مگر وہ جن کو منصب عطا ہوتا ہے بعض ذمہ داریاں عطا ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ اپنے تبصرے کو بعض دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور مقصد یہ نہیں ہوتا کہ (اللہ پناہ دے) ان کے اور ان سننے والوں کے درمیان کوئی نفرت کی خلیج پیدا کریں یا دوریاں پیدا کریں بلکہ ایک قسم کی نصیحت ہوتی ہے ایک مثال کو پیش کرتے ہوئے۔ کہ دیکھو یہ ناپسندیدہ فعل تھا تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اور اس سے زیادہ چونکہ نیت میں کوئی رخنہ نہیں ہوتا اس لئے اللہ کے حضور اسے ہرگز غیبت شمار نہیں کیا جائے گا۔ نہ کبھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے غیبت فرمائی۔

برائی کی نیت غیبت کا لازمی حصہ ہے

پس غیبت کے موضوع پر مختلف احادیث پر نظر رکھ کر جو قطعی نتیجہ نکلتا ہے وہ یہی ہے کہ اس نیت سے خواہ برائی کی تلاش کی جائے یا برائی اتفاقاً نظر کے سامنے آجائے اور پھر اس نیت سے ان باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے کہ جس کے متعلق بیان کیا جا رہا ہے اس پر بیان کرنے والے کو ایک قسم کی فوقیت مل جائے۔ کہ دیکھو میں بلند ہوں اس بات سے اور نیت یہ ہو کہ دیکھو یہ آدمی کیسا ذلیل ہے اور گھٹیا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس بات کا خوف بھی دامنگیر ہو کہ یہ بات اس شخص تک نہ پہنچ جائے۔ یہ خوف دامنگیر ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ چھپ کر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ جب موجود نہیں' پیچھے سے ایسا وار کرنا چاہتا ہے کہ جس کا وہ جواب نہ دے سکے۔ اگر یہ نیت ہو تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس کی مثال دیتے ہوئے قرآن کریم بیان فرماتا ہے (-) کیا تم میں سے کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ تم تو کراہت کرنے لگے ہو۔ دیکھو دیکھو تم یہ بات سنتے ہی سخت کراہت محسوس کرتے ہو۔ اب کیسی کراہت جبکہ عملاً اپنی زندگی میں تم نے یہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ جب اپنے بھائی اپنی بہن یعنی .... (صاحب ایمان) کے تعلقات کی بات ہو رہی ہے۔ سگے بھائی یا بہن کی بات نہیں۔ ان کے خلاف جب تم باتیں کرتے ہو تو مردے کا گوشت کھانے والی بات ہے لیکن کراہت کے ساتھ نہیں چسکے لے لے کر۔ تو مثال تو ایک ہی ہے ایک جگہ تم چسکے لیتے ہو۔ ایک جگہ تم کراہت محسوس کرتے ہو۔ یہ تمہاری زندگی کا تضاد ہے جو درست نہیں ہے۔ حالانکہ دونوں کو ایک ہی پیمانے سے جانچنا چاہئے۔

اس نصیحت اور اس مثال کے بعد پھر بھی انسان غیبت کے مزے اٹھاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ روحانی لحاظ سے بعض باتوں کی کراہت کو جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ وہ مثال سنتا ہے ایمان لے آتا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے ٹھیک ہی ہو گا۔ لیکن جہاں تک' وہ سوچتا ہے' میری ذات کا تعلق ہے' مجھے تو مزا آرہا ہے۔ مجھے بھائی کے گوشت والی کراہت ذرا اس میں محسوس نہیں ہو رہی۔ جس کا مطلب ہے اس کا تناظر بدل گیا ہے۔ وہ جس پہلو اور جس زاویے سے چیزوں کو دیکھ رہا ہے وہ خدا کا پہلو نہیں خدا کا زاویہ نہیں ہے (-)

غیبت مزاج اور ذوق میں گہرا رخنہ ہے

پس بیماری محض گناہ کی بیماری نہیں ہے۔ ایک گہرا رخنہ ہے مزاج میں اور ذوق میں۔ اور اس کی اصلاح نسبتاً زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ اگر ایک انسان گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے اس کی بدیوں سے واقف ہوتے ہوئے وقتی طور پر گناہ کے بعض پہلوؤں سے متاثر ہو جائے جن میں کشش بھی پائی جاتی ہے تو ایسا شخص بار بار توبہ کرتا ہے اور سنبھلتا ہے۔ مگر غیبت کرنے والوں میں میں نے یہ چیز نہیں دیکھی۔ لوگ بسا اوقات مجھے لکھتے ہیں کہ فلاں ہم سے یہ جرم ہو گیا' فلاں غلطی ہو گئی۔ بعض اوقات تفصیل سے بیان کرتے ہیں بعض دفعہ اشارۃً باتیں کرتے ہیں جو سمجھ میں آجاتی ہیں۔ مگر مجھے یہ یاد نہیں کہ کسی نے یہ کہا ہو کہ مجھ سے غیبت ہو گئی تھی' اللہ معاف کرے۔ بڑا گند کیا ہے میں نے۔ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھا بیٹھا ہوں اور اب مجھے کراہت ہے' متلی ہو رہی ہے' خدا کے لئے دعا کریں اللہ اس کے بد نتیجے سے مجھے محفوظ رکھے۔ کبھی آپ میں سے کسی کے ساتھ ایسا اتفاق ہوا ہو تو مجھے بتائے۔ میرے ساتھ نہیں ہوا۔

یہ مطلب ہے میرا کہ ذوق بدل چکے ہیں جہاں ذوق بدل جائیں وہاں گناہ کی نحوست کا احساس نہیں رہتا۔ اور ایسا شخص نصیحت سن کر بار بار وہی ٹھوکر کھاتا ہے۔ لیکن اگر وہ خود اپنے آپ کو اس بھائی کی جگہ رکھے جس کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ پھر شاید وہ اس بات کو بہتر سمجھتا ہو اور اس شرمندگی کو یاد کرے جب ایسا شخص جس کی غیبت ہو رہی ہے اچانک کمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔ کیسی کھسیانی ہنسی ہنستے ہیں وہ سارے مجلس والے۔ کیسے پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اس کا تاثر غلط ثابت کرنے کے لئے پھر جھوٹ بھی بولنے لگ جاتے ہیں۔ ہم تو یہ کہہ رہے تھے۔ ہم تو وہ کہہ رہے تھے۔ اور پھر جب الگ ہو جاتے ہیں تو آپس میں خوب ہنستے ہیں شرمندگی کی ہنسی کہ آج ہم سے خوب ہوا۔ جس کی باتیں کر رہے تھے وہی پہنچ گیا۔ یہ سب جرم کی نشانیاں ہیں۔ ان کا ضمیر گواہی دیتا ہے کہ جرم کر رہے تھے۔ ورنہ یہ حرکتیں نہ ہوتیں۔ بعض دفعہ ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی کے متعلق بات کر رہا ہے مگر نیت اور ہے' پاک نیت سے سمجھانے کی خاطر کر رہا ہے۔ وہ پیچھے بیٹھا سن رہا ہے۔ علم میں بھی آجائے تو کوئی خجالت نہیں ہوتی۔ بلکہ انسان چونکہ نیک نیتی سے اچھے رنگ میں بات کر رہا ہے اسے شرمندگی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ اگر تمہیں تکلیف پہنچی ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔ مگر یہ واقعہ ہے۔ درست ہے۔ اور اس چیز کا قطعی یقین کہ اس وقت نیت میں گناہ نہیں ہوتا یا اس وقت وہ غیبت نہیں کر رہا ہوتا' یہ بات درست ہے' آسانی سے مل جاتا ہے۔ ایسا شخص اپنے دفاع میں کچھ نہیں ایسی بات کہہ سکتا جو اس کے بیان کو غلط کہے۔ اور چونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے تعلق مجھ سے درست ہیں اور نیت بگڑی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے اس کے نتیجے میں نفرت اور دوری بھی پیدا نہیں ہوتی۔

غیبت جھوٹی بات کو نہیں کہتے

پس دو طرح سے غیبت کا احتمال ہے۔ ایک ہے بدنیتی کے ساتھ حملہ کرنے کی خاطر جھوٹی بات کرنا۔ ایک سچی بات کو بدنیتی سے دشمنی کے نتیجے میں پھیلانا۔ جو جھوٹی بات ہے اس کے دو پہلو ہیں ایک ظن ہے۔ ظن کے پردے میں شک کا فائدہ اپنے لئے اٹھاتے ہوئے کہ شاید سچ ہو' اس لئے میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ یہ حصہ ہے جو زیادہ غیبت سے تعلق رکھتا ہے۔ جو واضح جھوٹ بولا جا رہا ہے اس کو غیبت نہیں کہتے اس کا کچھ اور نام ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مسلم کتاب البرّ میں یہ درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ کے پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا اگر وہ بات جو کہی گئی ہے وہ سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہو گی۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے وہ اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ بہتان ہے۔ جو اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ بہتان تراشی معصوم پر تو ایسا سخت گناہ ہے کہ قرآن کریم نے اس کی بہت سخت سزا بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ تو دونوں صورتوں میں جواز کوئی نہیں رہتا اور سچ ہے تو غیبت ہے اگر جھوٹ ہے تو بہتان اس سے بھی زیادہ بڑا گند ہے۔ اگر سچ ہے تو غیبت ہے ان معنوں میں کہ بھائی مر چکا اور مرے ہوئے بھائی کو ڈیفنس کا موقع نہیں دیا گیا۔ اس کی عدم موجودگی میں اس پر حملہ کیا گیا۔ گویا اس کا گوشت کھایا گیا۔ اور اس کے مزے اڑائے گئے۔ اور بہتان کا مطلب ہے کسی کو قتل کر دینا یعنی روحانی دنیا میں بہتان قتل کے مشابہ ہے۔ تو یہ تو مرڈر Murder (قتل) کا گناہ ہے۔ جو مرے ہوئے کا گوشت کھانے سے زیادہ مکروہ تو نہیں مگر زیادہ بڑا ظلم ضرور ہے۔ اور زیادہ قابل مواخذہ ہے۔

پس کوئی بھی بہانہ بنایا جائے اگر غیبت کرتے ہیں اور چسکا پڑتا ہے اس کے لطف اٹھائے جاتے ہیں اور اپنے کسی بھائی کو کم نظر سے دیکھا جا رہا ہے اس کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے اس کو ذلیل کیا جا رہا ہے۔ اور ایسی باتیں کی جا رہی ہیں کہ جب وہ آجائے تو زبانیں گنگ ہو جائیں اور مجال نہیں کسی کی کہ وہ باتیں اس کے سامنے بیان کی جا سکیں۔ یہ ساری غیبت ہے۔ غیبت میں تھوڑی اور کم زیادہ کے بڑے فرق ہیں بڑی منازل ہیں۔ بعض دفعہ غیبت ہی ہوتی ہے۔ مگر نیتوں میں چونکہ فتور نہیں ہوتا اس رنگ میں بات کی جاتی ہے کہ سننے والے سارے جس شخص کے متعلق بات ہو رہی ہے اس سے دور نہیں ہٹتے وہ بات سن کر۔ بلکہ ان سب کا قدرتی طبعی اپنا نتیجہ یہ ہوتا ہے' وہ خبر نہیں ہوتی' بلکہ ایک تبصرہ ہے جس میں وہ مجلس شریک ہے۔ وہ تبصرہ اور اس خبر میں ایک فرق ہے حالانکہ دونوں غیبت کے قریب قریب ہیں۔ اس لئے یہ مضمون باریک بھی ہے اور منتشر بھی

ہے۔

غیبت سے نفرتوں کے بیج بوئے جاتے ہیں

لیکن جہاں تک معاشرے کی اقدار کی حفاظت کا تعلق ہے۔ یہ بہت اہم مضمون ہے اس کو اگر آپ نے نہ سمجھا اور اس کا حق ادا نہ کیا تو بار بار آپ نفرتوں کا بیج بونے کے ذمہ دار ہوں گے۔ بار بار اپنے معصوم بھائیوں کے ساتھ منافقانہ تعلق رکھ رکھ کر آپ ایک منافق انسان بن جائیں گے۔ اور منافقت جب ایک جگہ پیدا ہو جائے تو دوسری جگہ بھی اس کے پیدا ہونے کے احتمال پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو شخص عادتاً منافق ہو جائے۔ عادتاً منافق بنانے کے لئے غیبت اس کی سب سے بڑی مددگار ہو جاتی ہے۔ عادتاً منافق ہو جائے یعنی کسی کے متعلق باتیں کرنا، پیٹھ پیچھے اور اس کے سامنے ایسا تاثر پیدا کرنا کہ گویا وہ جو باتیں کہہ رہا تھا اس کے برعکس اس کے متعلق اندازے رکھتا ہے نظریات اور تعلقات اس سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ منافقت ہے۔

اور منافقت اگر انسانوں میں پیدا ہوتی ہے تو رفتہ رفتہ دین میں بھی داخل ہوتی ہے۔ منافقت نظام جماعت میں بھی پھر پیدا ہوتی ہے۔ اور اپنے صدر اپنے قائد اپنے زعیم اپنے امیر اپنے دوسرے عہدیداروں سے بھی پھر یہ منافقانہ سلوک شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ غیبت جو فرد کی ہوتی تھی وہ نظام کی بن جاتی ہے۔ اور نظام کی غیبت اس سے بھی بڑا گناہ ہے کیونکہ اس میں خدا کے کام کرنے والوں کے خلاف ایسا ظن پھیلتا ہے جس کے نتیجے میں لوگ ان سے نسبتاً کم تعاون کرنے لگتے ہیں اور ان کی طبیعتیں اچاٹ ہو جاتی ہیں بعض دفعہ جب غیبت ان کی کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں اچھا یہ دین ہے تو پھر ہم الگ ہو جاتے ہیں۔ اپنا سب کچھ گنوا بیٹھتے ہیں۔ اور اس کے ذمہ دار وہ ظالم ہیں جو پہلے افراد کی غیبت پر جرأت کرتے ہیں بے باکی دکھاتے ہیں پھر طبعی طور پر ان کے اندر منافقت پیدا ہوتی ہے اور وہ منافقانہ رنگ میں نظام جماعت پر بھی حملے کرتے ہیں اور نظام جماعت چلانے والے ذمہ دار افسران پر بھی حملے کرتے ہیں۔ اور ہر جگہ آپ یہ قدر مشترک دیکھیں گے کہ نفرت پہلے ہے اور غیبت بعد میں ہے۔ محبت اور غیبت اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ پیار اور خلوص کا تعلق اور غیبت کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں ہے۔

غیبت کا مقابلہ کرنے کا طریق۔ محبت پیدا کریں

پس کئی طرح سے ہم غیبت کا مقابلہ کر سکتے ہیں ان میں ایک یہ مثبت طریق ہے کہ اپنے تعلقات کو دوسروں سے محبت کے طریق پر استوار کریں اور نظام جماعت سے بھی محبت پیدا کریں اور جو نظام جماعت چلانے والے ہیں ان سے ادب اور محبت کا رشتہ باندھیں یہ سوچ کر کہ ہم تو آزاد ہیں۔ ہمارا بہت سا وقت اپنے ذاتی معاملوں میں خرچ ہو رہا ہے۔ یہ شخص دین کی خاطر بندھا ہوا ہے۔ اس سے تعلق رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا موجب ہو گا۔ خدا کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ کیونکہ ہم خدا کی خاطر اس سے تعلق رکھ رہے ہیں۔ یہ اگر سوچ کر بالارادہ انسان اپنی اپنی جماعت میں اپنے عہدہ داروں کا احترام کرے خواہ وہ چھوٹے ہوں اور ان سے محبت کا طریق اختیار کرے خواہ ان سے طبعاً محبت نہ پیدا ہوتی ہو۔ مگر بعض دفعہ احترام محبتوں میں بدل جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ محبتیں احترام پیدا کرتی ہیں۔ یہ دونوں طبعی طور پر ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہیں۔ ان معنوں میں وہ بے ساختہ بے اختیار محبت نہیں جو ایک جلوۂ حسن سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ محبت جو بعض حسینوں کے تعلق اور واسطے سے پیدا ہوتی ہے۔ میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ اگر کسی شخص سے محبت ہے تو اس سے تعلق والوں سے بھی ایک محبت ہوتی ہے۔ وہ ذاتی طور پر محبت کا مستحق نہ بھی ٹھہرے لیکن جس حسین کی یاد سے وہ وابستہ ہے اس کے ساتھ ایک محبت ہونا ایک طبعی امر ہے۔ چنانچہ مجنوں کے عشق کی دلیل میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ مجنوں کو لیلیٰ کے کتے سے بھی پیار تھا۔ اور یہ امر واقعہ ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جب محبت پاگل ہو جائے اتنی بڑھ جائے کہ اس میں دیوانگی آجائے تو ایسے شخص کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور اس پر انسان کا اختیار نہیں رہتا۔ تو جب میں محبت کہہ رہا ہوں تو آپ کو کوئی منافقت کی تعلیم نہیں دے رہا۔ میں آپ کو گہری حقیقت بتا رہا ہوں کہ محبت حقیقتاً واسطہ بالواسطہ بھی اپنے اثر دکھاتی اور جلوے دکھاتی ہے۔ اسی لئے میں نے کئی دفعہ آپ کے سامنے (رفقاء) کی مثال رکھی۔

حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کا عشق

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے (رفقاء) کو جو عشق تھا آج بھی بہت دعویدار ہیں مگر وہ شکلیں ہی اور تھیں وہ صورتیں ہی مختلف تھیں۔ سراپا عشق تھے۔ ان کی آنکھوں سے محبت برستی تھی، ان کے چہروں سے ان کی کھالیں ان کی جلدیں بدلتی تھیں اور ایسے پگھلے ہوئے رہتے تھے وہ کہ سارا وجود ان کا اس محبت میں مخمور اور سراپا گداز رہتا تھا۔ اسی لئے بچپن میں ہمارے لئے بڑی شرمندگی کے سامان ہوتے تھے۔ ہم جانتے تھے کہ ہماری کوئی حیثیت نہیں۔ کوئی بزرگ (رفیق) آیا ہے۔ دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہاتھ، زبردستی کھینچ کر پیار کیا اور اس وقت سمجھ نہیں آتی تھی، شرمندگی سے ہم بھاگتے تھے۔ لیکن بعد میں جب میں نے سوچا تو پتہ چلا کہ یہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا عشق تھا جو یہ جلوے دکھا رہا تھا۔ اور اس وقت ہمارا زبردستی ان سے کرنا ان کے اخلاص کے ایک خاص حد تک پہنچے ہوئے ہونے کی وجہ سے ان پر زیادہ تو بن جاتا تھا۔ تو یہ چیزیں مصنوعی نہیں ہیں۔ یہ عشق کے طبعی نتائج ہیں اور میں جب کہتا ہوں کہ محبت نظام جماعت والوں سے بھی پیدا کرو تو مصنوعی طریق کی محبت نہیں کہہ رہا۔ آپ خدا سے جب محبت زیادہ کریں گے تب یہ محبتیں پیدا ہوں گی اگر اللہ سے سچا عشق ہے اور (-) حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے اس درجہ بدرجہ تعلق کے نتیجے میں عشق ہے تو آپ کے نظام سے بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نظام جو وابستہ ہو اس طرف اس سے انسان بے اعتنائی یا تکبر کی راہ اختیار کرے اور اپنی زبانیں بات بات پر کھولے اور بدتمیزی کے جملے ان کے متعلق کہے اور تمسخر کرے اور پھر غیبت کرے اور پھر نظام جماعت کے اوپر تبصرے کرتے ہوئے لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھ کر یہ کہے 'فلاں جی' ہم نے دیکھ لیا امیر صاحب کو۔ یہ ان کا حال ہے۔ ان کے بیٹے کا یہ حال ہے۔ ان کی بیٹی ایسی تھی۔ اور سارے مل کر بیٹھ رہے ہیں۔ گویا اس طرح امیر کے بد ہونے سے وہ لوگ خدا کی نظر میں پاکباز ہو رہے ہیں۔ حالانکہ (-) سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ اپنے جس مقام پر بھی فائز تھے اس سے گرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بدانجام کو پہنچتے ہیں ان میں غیبت بھی آجاتی ہے ان میں منافقت بھی آجاتی ہے ان میں پھر رفتہ رفتہ بغاوت بھی پیدا ہوتی ہے۔ بہتان تراشی بھی شامل ہو جاتی ہے۔ یہ ملتی جلتی بیماریاں ہیں۔ اکٹھی چلتی ہیں اس لئے غیبت کو کوئی معمولی بات نہ سمجھیں غیبت سے کلیتہً اجتناب کریں اور اس کا ایک طریق اپنے محبت کے دائرے کو وسیع کرنا ہے۔

اللہ کے حوالے سے محبت وسعت پاتی ہے

جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے اللہ کے حوالے سے محبت وسعت اختیار کرتی ہے اور یہ بڑی واضح بات ہے لیکن جہاں تک عامتہ الناس کا اور احمدیوں کا تعلق ہے وہ بھی (دین حق) کے حوالے سے وسیع دائرے میں لازماً محبت سے تعلق رکھنے والا مضمون ہی رہتا ہے۔ اور اس وسیع دائرے میں محبت اثر دکھاتی ہے (-)

جانوروں کے حقوق کا قیام

ایسی بھی احادیث ہیں جن میں اسلام کے حوالے کے بغیر بنی نوع انسان کے حقوق بیان کرتے ہوئے صرف ان کے نہیں بلکہ جانوروں کے حقوق بیان کرتے ہوئے جانوروں سے بھی رحم اور شفقت کے سلوک کی ہدایت ہے۔ ایسی ایسی نصیحتیں ہیں کہ جن میں یہ فرمایا گیا کہ یہ اونٹنی جس پر تم ظلم کرتے رہے ہو، ایک شخص کے متعلق فرمایا، اس کے تم جواب دہ ہو گے قیامت کے دن۔ یہ تمہارے خلاف واویلا کر رہی ہے اور اس شخص نے آزاد کر دیا اس اونٹنی کو۔ اور توبہ کی۔ آزاد کر دیا ان معنوں میں کہا کہ بے شک میری طرف سے جائے جنگل میں پھرے۔ میں اس پر اب کوئی ظلم نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ نہ کرتے تو تم خدا کی پکڑ کے نیچے تھے۔ ایک پرندے کی دردناک آواز سن کر آپ بے چین ہو جاتے ہیں خیمے سے باہر آجاتے ہیں۔ وہ مادہ پرندہ تھی، کہتے ہیں کس نے اس مادہ پرندہ کو دکھ دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی نے اس کے انڈے اٹھالئے ہیں یا بچہ اٹھا کے لے گیا ہے۔ اور واقعۃً یہی بات نکلی اسے واپس گھونسلے میں رکھوایا تو آپ کو چین آیا۔ یہ ہیں محمد رسول اللہ، 'رحمۃ للعالمین'۔ اس لئے رحمۃ للعالمین کے مضمون سے ہٹ کر آپ کی کسی حدیث کا ترجمہ درست نہیں ہو گا (-) جب ہم وسیع دائرہ میں جاتے ہیں تو غیبت کا مضمون بھی ہمیں اسی دائرے میں اسی طرح قابل توجہ دکھائی دیتا ہے۔ جیسا نسبتاً اندرونی دائرے کے۔ جیسا مثلاً نظام جماعت ہی کا تعلق نہیں رہتا۔ بلکہ غیبت (-) کسی کی کرنا بھی اتنا ہی بڑا جرم اور بھیانک جرم ہے۔ اتنا بڑا نہ سہی تو ایک بھیانک جرم ہے جو بڑے جرم میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ (-) محبت میں تو چغلی نہیں رہ سکتی۔ یہ ناممکن ہو جاتا ہے اگر غیبت میں سے کوئی بات ہوئی بھی ہے تو کچھ اور اعلیٰ مقاصد کی خاطر ہو گی مگر چغلی کی خاطر نہیں ہو گی۔ جیسا کہ میں نے مثال دی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی زوجہ مطہرہ نے سوال کیا یا رسول اللہ آپ چغلی فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے جو کہا ہے وہ چغلی نہیں۔ کیونکہ آپ اپنے دل کی اندرونی تہہ بہ تہہ حالتوں پر نظر رکھتے تھے۔ جانتے تھے کہ کہیں بھی ان پوشیدہ محرکات میں کوئی رخنہ نہیں ہے۔ کوئی نیت کی ایسی خرابی نہیں جس کا تعلق کسی سے نفرت سے ہو، کسی سے تفاخر کرنے سے ہو بلکہ بعض مقاصد کی خاطر بعض دفعہ کسی کی غیبت میں بھی باتیں کرنی پڑتی ہیں اور وہ بالکل اور مقصد ہے وہ کوئی مجلسی شرارت نہیں ہے۔ تو ان باتوں کو الگ رکھتے ہوئے میں بیان کر رہا ہوں (-) اگر آپ اپنے تعلقات کو خیر کے پہلو سے وسیع کریں گے تو آپ کی خیر سب (-) پر سایہ فگن ہو جائے گی۔ اور اس سائے کے نیچے غیبت کا پودا پنپتا ہی نہیں ہے۔ بعض پودے ہیں جو بعض سایوں کے نیچے مرجاتے ہیں۔ پس غیبت کا پودا بھی رأفت اور رحمت کے سائے تلے پرورش نہیں پا سکتا۔ پس ایک یہ بھی طریق ہے۔ پھر اور وسیع کر دیں اور بنی نوع انسان تک اس کو وسعت دے دیں تو اس کے نتیجے میں رحمۃ للعالمین کا تصور ہے جو آپ کو بنی نوع انسان کے لئے محبت رکھنے پر بے اختیار کر دے گا۔ بے اختیار اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہاں بھی مصنوعی محبت کی

میں بات نہیں کر رہا۔ مصنوعی محبت کوئی چیز نہیں۔ مصنوعی محبت ایک منافقانہ تصور ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لیکن حقیقی محبت بنی نوع انسان سے پیدا ہونا یہ بہت گہرے ' ایک قسم کے جہاد کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

محبت کے لئے جہاد کی ضرورت

اب لفظ جہاد اور محبت میں بظاہر کوئی جوڑ نہیں۔ میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو طبعی پیار بنی نوع انسان سے تھا چونکہ وہ اللہ کی محبت سے براہ راست پھوٹ رہا تھا۔ اس لئے اس میں کسی جہاد کی ضرورت نہیں۔ لیکن عام انسان جو ان باتوں سے دور ہوا ہے اس لئے اس کو جہاد کی ضرورت ہے کہ اسے محسوس ہو گا کہ میری ابتدائی بنیادی محبت میں رخنہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کا تعلق استوار کرنا(-) اس کا فیض عام ہو جائے یہاں تک کہ تمام بنی نوع انسان پر پھیل جائے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے اپنی محبت پر نظر رکھتے ہوئے اس کی خامیوں پر نگاہ کرتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اعلیٰ درجے کا مزاج اور ذوق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اعلیٰ درجے کے ذوق اور مزاج کے بغیر(-) اللہ سے محبت (نہیں) ہو سکتی ہے(-) اگر ذوق بگڑے ہوں تو محبوب بھی بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ایک قدرتی بات ہے جس کو نظر انداز کر کے بسا اوقات آپ اپنے اندرونی مسائل کا حل بھی تلاش نہیں کر سکتے۔ سوچتے ہیں کہ میں اللہ سے بڑی محبت کی کوشش کرتا ہوں۔ دعائیں بھی کرتا ہوں۔ مزا نہیں آتا نہ نمازوں میں نہ نیکیوں میں اور میری کیوں نہیں سنی جاتی۔ ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کا ذوق بگڑا ہوا ہو۔ اور ذوق بگڑنے کے نتیجے میں آپ کا ذہن ہمیشہ بعض دنیا کی لذتوں میں مگن رہے جو آپ کو طبعاً اچھی دکھائی دیتی اور پیاری دکھائی دیتی ہیں۔ اور خدا کی محبت کا یا نیکی کا ذوق نہیں پیدا ہوا۔ جب یہ ذوق ٹھیک نہیں ہو گا۔ تو محبت فرضی رہے گی۔ وعدے کی حد تک رہتی ہے۔ طبعی قوت کے طور پر دل سے پھوٹتی نہیں ہے اور اس کے بغیر آپ کی اصلاح ممکن نہیں اور غیبت کا مسئلہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اتنا آسان نہیں جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔ جب تک آپ کا ذوق درست نہیں ہوتا اور خدا کی وہ محبت دل میں پیدا نہیں ہوتی اور وہ نظر آپ کو عطا نہیں ہوتی جس نظر سے خدا اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ اس وقت تک آپ کو پتہ ہی نہیں لگے گا کہ آپ غیبت کرتے ہیں تو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہیں اور اس سے کراہت کا نہ ہونا آپ کے بگڑے ہوئے ذوق کی نشانی ہے پس اتنی کھلی کھلی ایک نشانی اپنے ہاتھوں میں تھما دی ہے۔ کہ اس کسوٹی پر اپنی اندرونی حالتوں کا جائزہ لینا ایک فرضی بات نہیں رہی بلکہ ایک یقینی حقیقت بن چکا ہے پس جس جس حد تک ہم اس کسوٹی کے ظاہر کردہ نتیجے کی رو سے ناکام ہو رہے ہیں۔ اس حد تک ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے یہ کسوٹی وہ ہے جو جھوٹ نہیں بولتی۔

یہ دیکھیں کہ کیا غیبت سے آپ کو مزا آتا ہے

پس اپنے ذوق درست کریں تو پھر آپ کو خدا سے محبت ہو گی۔ اپنے ذوق درست کریں پھر آپ کو رسولؐ سے محبت ہو گی۔ اپنے ذوق درست کریں تب گناہوں سے دوری ہو سکتی ہے اور نیکیوں سے پیار ہو سکتا ہے ورنہ نہیں ہو سکتا۔ پس غیبت کے حوالے سے میں اگلا آپ سے تقاضا یہ کر سکتا ہوں۔ کہ اپنے دل کا یہ جائزہ لیں کہ آپ کو غیبت میں کتنا مزا آ رہا ہے۔ اگر ایک دم یہ نہیں چھٹتی منہ سے اور رفتہ رفتہ جائزہ لیں تو آپ کے دل میں اس کا ذوق شوق کم ہوتا چلا جا رہا ہے کہ نہیں۔ اگر کم ہو رہا ہے تو شکر ہے آپ بچ رہے ہیں۔ آپ روبہ صحت ہیں اگر زور لگا کر نصیحت سن کر آپ کہتے ہیں کہ میں نے غیبت نہیں کرنی اور پھر آپ کرتے ہیں اور مزا اتنا ہی آتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی اصلاح کوئی نہیں ہوئی۔ زبردستی تعلق کاٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور جو طبعی رجحانات ہیں ان کے رستے زبردستی بند نہیں ہوا کرتے۔ کچھ دیر تک ہوں گے اور پھر کھل جاتے ہیں اور پہلے سے بڑھ کر بعض دفعہ بدیوں کا سیلاب پھوٹ پڑتا ہے۔ اس لئے غیبت کے معاملے کو اہمیت دیں اور اس کو گہرائی سے دیکھیں جس طرح میں نے آپ کے سامنے اس کو کھول کر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یقین کریں کہ اگر ہم غیبت سے مبرا ہو جائیں بحیثیت جماعت تو ہمارا نظام بھی محفوظ ہو جائے گا۔ ہمارے معاشرتی تعلقات بھی محفوظ ہو جائیں گے ہمارے اندر جتنی رخنہ پیدا کرنے والی باتیں ہیں وہ اگر سب دور نہیں ہوں تو ان میں غیر معمولی کمی پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ بد نتائج جو روزانہ شادیوں کی ناکامی کی صورت میں ہمیں دکھائی دیتے ہیں ان پر بھی غیر معمولی مثبت اثر ظاہر ہو گا۔

گھروں میں ہونے والی باتیں

اب آپ گھروں کا تصور کریں ہر گھر میں جا تو نہیں سکتا میری سوچ جا سکتی ہے۔ اور میں سمجھ لیتا ہوں کہ کس مزاج کے لوگ کیسی باتیں کرتے ہوں گے۔ کہیں بھابی کے خلاف نندیں اکٹھی ہوئی ہیں اور الگ مجلس لگی ہے ساس کے ساتھ اور اس میں بھائی کو بھی اگر وہ بے غیرت ہے اور اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے نہ جانتا ہو اس کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔ اور خوب اس کے مذاق اڑائے جاتے ہیں یہ بھونڈی اس کے ہاں یہ حرکت کی اس کے ہاں وہ حرکت کی۔ اور سمجھتے ہیں کہ اب اسے سمجھ آئے گی کہ ہم کون ہیں اور یہ کون ہے۔ اب یہ سارا ظلم ہی ظلم ہے 'فساد ہی فساد ہے' اور غیبت بھی ہے اور اس میں اور کئی قسم کے بہیمانہ مظالم شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی بہو بے چاری سے غلطی ہو بھی گئی اور تمہیں اس سے وہ سچی ہمدردی ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کے نتیجے میں ہونی چاہئے تو تم اس کا آئینہ بنو گے۔ علیحدگی میں پیار سے اسے سمجھاؤ گے۔ اور اس کی تکلیف خود محسوس کرو گے۔ ہنسی اور تکلیف اکٹھے نہیں ہوا کرتے۔ اگر شرمندگی ہے تو بعض دفعہ غصے میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے مگر باتوں کے چسکے میں تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ یہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تلاش تھی کہ اس سے کوئی غلطی ہو پھر ہم اس پر اکٹھے ہوں اور پھر ہم اس پر ہنسیں اور اس کا مذاق اڑائیں اور اس کے خاوند کو ذلیل کریں اور وہ پھر غصے میں آ کر اس کے بال نوچے اس پر زیادتی کرے پھر ہمارے دل کو ٹھنڈ پڑے۔ سفر کا آغاز ہی نفرتوں سے ہے۔ سفر کا آغاز ہی مکروہ اور ذلیل سفر کا آغاز ہے۔ ایک بہیمانہ حملے کی نیت سے سارا سفر شروع ہوا اور ساری کارروائیاں ہوئیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں ہم جیت گئے۔ ہم نے اس ایک لڑکی کو مغلوب کر دیا اور اس کے خاوند کو اپنے لئے چھین لیا۔ حالانکہ یہ سارا نہایت ہی مکروہ گناہ ہے۔ (-) تو میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ آئینہ تو شور نہیں ڈالتا۔ آئینہ تو جس کی بدصورتی دیکھے دوسرے آدمی کو نہیں کہتا کہ کتنا بدصورت شخص ہے جو میرے اندر اپنا منہ دیکھ کر گیا ہے۔ مگر جب بھی کوئی آئینہ دیکھے اس کو ضرور بتاتا ہے مگر ادب اور خاموشی کے ساتھ آئینے پر غصہ نہیں آتا۔

سچی محبت انسان کو آئینہ بنا دیتی ہے

تو بہت سی اس کی پر حکمت باتیں ہیں جن کے متعلق میں ایک دفعہ ایک خطبہ میں بیان کر چکا ہوں۔ ان کی طرف اشارہ کرتا ہوں انہیں دوہراؤں گا نہیں۔ کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سچی محبت ہو تو یہ آواز کانوں میں گونجے گی اور آپ آئینہ بننے کی کوشش کریں گے اور اس بیچاری کو علیحدگی میں سمجھائیں گے کہ تم نے وہ بات کی تھی اس سے ہمیں بھی شرمندگی ہوئی اور تمہارا مقام بھی دنیا کی نظر میں گرا ہے۔ یہ مناسب نہیں تھا۔ تو اگر سچی ہمدردی کے ساتھ سچے دل کی ہمدردی سے بات کی جائے تو فائدہ ہوتا ہے اور معاشرہ سنورتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ ہمیشہ رخ بھابیوں کی طرف ہی ہو یا بہووں کی طرف ہی ہو۔ بعض بہووں کا رخ خاوندوں کی بہنوں اور اس کی ماں کی طرف بھی رہتا ہے۔ وہ جرم جو ان کے خلاف ہوتے ہیں بعض دفعہ وہ دوسروں کے خلاف کرتی ہیں۔ اور ان کو شوق ہوتا ہے کہ اپنے خاوند کو سب سے کاٹ کر الگ کر دیں۔ اور پھر ان کو چین ملتا ہے جب اپنے ماں باپ سے تعلق توڑ لے اپنی بہنوں اور بھائیوں سے تعلق توڑ لے اور اس کے ماں باپ اور اس کے بہن بھائیوں کا ہو کر رہ جائے۔ اور یہ ایسا واقعہ نہیں جو کبھی کبھی ہوتا ہے یہ روز مرہ دیکھنے میں آتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے جب شادی کا مضمون بیان فرمایا تو اس طرح بیان فرمایا کہ دونوں کے ماں باپ ایک ہو چکے ہیں۔ رحموں کے تعلق کا ذکر فرمایا جو دونوں طرف برابر ہیں۔ اس پہلو سے ہمیں معاشرے کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور یہاں بھی غیبت بہت بد اثر دکھاتی ہے۔ خواہ بہو کی غیبت اس کی نندیں اور اس کی ساس کر رہی ہوں یا خاوند سے ان کی غیبت ہو رہی ہو۔ اور بار بار یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جائے کہ میں تو مظلوم ہوں یہ مجھ سے اس طرح سلوک کرتے ہیں اس طرح مجھ پہ ہنستے ہیں۔ یہ مجھ سے حرکت کی گئی ہے اور علیحدگی میں اس رنگ میں کرے جس کی اصلاح کرنی چاہئے اس کو تو پتہ ہی نہیں اور جس کو شکایت کی جا رہی ہے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو رہی ہے اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ تو یہ پھر کوئی مبارک کوشش نہیں ہے۔ اس سے تو معاشرہ برباد ہو جاتا ہے(-)

اللہ کی محبت سے روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں

بعض دفعہ یہ دونوں قسم کے لوگ دینی لحاظ سے اتنے گئے گزرے نہیں ہوتے۔ یعنی ان کے ہاں ایسی کمپارٹمنٹس بن جاتی ہیں کہ بیماری ایک طرف چار دیواری میں بند پڑی ہے اور باقی چار دیواری صحت مند ہے۔ بعض دفعہ Confine ہو جاتی ہے بیماری کسی ایک عضو میں تو یہ مطلب نہیں ہے کہ سارا جسم ہی یقیناً کلیۃً گندا اور صحت سے عاری ہو چکا ہے۔ ایسے لوگوں میں نیکی بھی پائی جاتی ہے۔ عبادتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ دعاؤں کے خط بھی لکھتے ہیں۔ اللہ سے ہمیں محبت پیدا ہو (-) دین کی خاطر زیادہ قربانیاں کرنے والے ہوں اور بعض بیویاں اپنے خاوندوں کے متعلق بھی لکھتی ہیں کہ یہ برائی تو ہے لیکن ویسے بڑا نیک ہے نمازی ہے دیندار ہے۔ نظام جماعت کا احترام کرتا ہے۔ آپ اس کو کہیں گے تو مان جائے گا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بیماری ضروری نہیں کہ سارے نظام جسم پر قبضہ کر چکی ہو۔ بعض حصوں میں رہتی ہے بعض میں نہیں رہتی ان کے لئے صحت کا زیادہ امکان ہے جن کا کینسر بعض چھوٹے اعضاء تک محدود ہے اس کے بیج باقی جسم پر پھیلے نہیں ہیں اور باقی جسم کو اگر بیدار کیا جائے تو وہ اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اللہ (-) کی محبت اگر جسم کے دوسرے گوشوں میں پائی جاتی ہے تو جو بیمار حصہ ہے اس کے حوالے سے ٹھیک ہو سکتا ہے آپ سوچیں بھی جو حرکتیں کر چکے ہیں یا کرنے کو دل چاہتا ہے (-) اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر جو دعائیں کرتے ہو خدا کی محبت کی وہ کس کھاتے میں جائیں گی۔

باتیں وہ جن کے متعلق غور کرنے کے بعد پتہ چلا کہ خدا کو بھی ان سے نفرت ہے خدا کے رسول کو بھی ان سے نفرت ہے اور دعائیں یہ کہ اے اللہ اپنی محبت عطا کر جس سے تو محبت کرتا ہے اس

کی محبت عطا کر جو تجھ سے محبت کرتا ہے اس کی محبت عطا کر۔ جو باتیں تیری محبت دل میں عطا کرتی ہیں ان کی محبت عطا کر۔ اپنی محبت کو اتنا بنا دے کہ جیسے پیاسے کو پانی کی محبت ہو جاتی ہے۔ یہ دعائیں ہیں اور وہ حرکتیں لاشعوری طور پر بغیر سوچے سمجھے بعض دفعہ جاری رہتی ہیں جو خدا کی محبت کے منافی ہیں اس کو قطع کرنے والی ہیں۔ اب جو میں کہتا ہوں قطع کرنے والی ہیں (-) جو تم قطع رحمی کرو گے تو اللہ سے قطع تعلق کر لو گے۔ تو یہ ساری قطع رحمی کی مثالیں میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

قطع رحمی سے خدا کی محبت کاٹی جاتی ہے

خواہ بہو خاوند کے تعلق سے باقیوں سے قطع رحمی کا معاملہ کرے۔ قطع رحمی پیدا کرنے کی کوشش کرے یا دوسرے رشتہ دار بہو کے تعلق میں قطع رحمی کا معاملہ کر رہے ہوں۔ دونوں صورتوں میں باقی نیکیاں اپنی جگہ پڑی رہ جائیں گی اور اللہ کی (-) کی یہ بات ضرور صادق آئے گی۔ کہ ایسے لوگوں سے پھر اللہ اپنی رحمت کا تعلق کاٹ لیتا ہے۔ ان گھروں میں فساد پیدا ہوتے ہیں۔ یہ معاشرہ جنم لیتا ہے۔ بچے بدتمیز ہوتے ہیں بد اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی بیٹیاں آگے پھر اسی قسم کے دکھ دوسرے لوگوں میں اٹھاتی ہیں۔ فسادات کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ بلکہ ٹوٹ جاتا ہے اس سیلاب کے نتیجے میں جو سیلاب گھروں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر گلیوں میں یہ سیلاب بہنے لگتا ہے۔ معاشرے کی اصلاح محض چند نصیحتوں سے نہیں ہو سکتی۔ معاشرے کی اصلاح کے ہم ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور ان امراض کو سمجھنا ہو گا۔ ان کی کنہ سے واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ صحیح تشخیص نہیں کر سکتے تو کیسے ہم بیماروں کا علاج کر سکیں گے۔ اس لئے اس حوالے سے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ محض یہ کہہ دینا کہ جی غیبت نہیں کرنی غیبت نہیں کرنی یہ تقریر کر کے الگ ہو جانا ہرگز کافی نہیں ہے۔ ایسا سمجھا دیں اور آگے اپنے گھروں میں ایسی باتیں کریں کہ دلوں کی تہہ تک غیبت کی حقیقت ایسے اترے کہ جو دلوں کو مغلوب نہ کرے بلکہ دل اس کو مغلوب کر لیں۔ یعنی ایسی لاتعلقی اس سے پیدا کر لیں۔ کہ اس کے اندر اثر کرنے کا کوئی بھی مادہ باقی نہ رہے۔ ایسی صورت میں بھی بعض چیزیں اترتی ہیں۔ خون میں رہتی ہیں لیکن بے اثر ہو جاتی ہیں (-) اندر جو فطرت میں ایک احتمال موجود ہے اس کو جڑوں کی طرح اکھیڑ کر باہر نہیں پھینکا جا سکتا۔ مگر اس کی ایسی اصلاح ممکن ہے کہ اس کا مزاج بدل جائے۔ پس بدی کی آواز اگر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دی جائے اور وہ آواز اٹھنا بند ہو جائے تو ایک گونگی بدی خون کے اندر رہے گی۔ ایک اندھی بدی خون کے اندر رہے گی۔ وہ کوئی بھی بد اثر اپنا ظاہر نہیں کر سکتی۔ چاروں طرف سے دیواریں چن کر زندہ دفنا دیا جاتا ہے اس طرح وہ دیواروں میں چن دی جائے گی۔ پس غیبت کو بھی اس طرح اپنے دل میں اتاریں کہ آپ کے دل پر اثر انداز نہ ہو بلکہ آپ اس پر ایسا قابو پا لیں کہ دیوار میں چن دیں کہ یہ کبھی آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ اور روزمرہ کی زندگی میں جب بھی آپ کہیں بھی ایسی بات کر رہے ہوں تو اپنے دل کو ٹٹولیں کہ کیوں کر رہا تھا۔ یا کیوں کر رہی تھی اور مزا آیا تھا کہ نہیں۔ مزا آیا تھا تو کیوں آیا تھا۔ اگر آیا تھا تو ابھی تک آپ بھائی کا گوشت چھوڑ نہیں رہے۔ نہ چھوڑ سکتے ہیں کیونکہ آپ کا ذوق ہی نہیں ٹھیک ہوا۔ بس اس کو تو میں سمجھتا ہوں جہاد کی صورت میں لینا چاہئے سامنے۔ غیبت کا قلع قمع اگر جماعت سے ہو جائے تو بہت عظیم کامیابی ہو گی۔

مختلف ممالک میں غیبت کا رواج

میں جب امریکہ دورے پر گیا آپ دیکھیں کتنا ایڈوانس ملک ہے۔ دنیا کے لحاظ سے اتنا ترقی یافتہ لیکن میں حیران ہو گیا۔ ایسی کراہت پیدا ہوتی تھی سن کر کہ میں حیران ہوتا تھا کہ ان مخلصین کو ہو کیا گیا ہے۔ بعض جماعتوں میں مرد بھی غیبت کر رہے ہیں عورتیں بھی غیبت کر رہی ہیں یوں لگتا ہے کہ گوشت خوروں کی ایسی جماعت ہے جسے صحت مند حلال گوشت میں مزا نہیں ملتا جتنا مردہ گوشت میں ملتا ہے اور وہ انسانی مردہ گوشت مل جائے تو اور کیا چاہئے۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ شیر جس کو انسان کا خون منہ سے لگ جائے اسے کوئی اور جانور پسند ہی نہیں رہتا (-) انسانی گوشت مردے کی' جس کو عادت پڑ جائے کھانے کی' اس سے وہ عادت چھڑانا بڑا مشکل کام ہے۔ اور اس گوشت میں مزا ہی بڑا ہے۔ انسان کی غیبت میں جو مزا ہے نا۔ جن کا ذوق بگڑا ہو۔ اس ذوق کو بدلنا وہ مزا ان کے منہ سے چھیننا بڑا مشکل کام ہے۔ وہاں یہ ہے۔ اب میں امریکہ کی بدنامی کے طور پر بات نہیں کر رہا۔ میں جانتا ہوں پاکستان میں بھی بہت سی جماعتوں میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ جرمنی میں بھی پائی جاتی ہیں انگلستان میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر میں نے مثال دی تھی ایک تازہ سفر کی یادداشت کے طور پر اور وہ لوگ جو جانتے ہیں کہ میں کن کی باتیں کر رہا ہوں۔ ان کو استغفار کرنا چاہئے اور اپنے اپنے دائرے میں یہ جہاد شروع کرنا چاہئے کہ غیبت نہیں کرنی۔

مجلس کی امانت کا حق رکھنا

بعض دفعہ غیبت کی بجائے مجلس کی امانت کا حق نہ رکھا تو وہ بھی غیبت بن جاتی ہے۔ ہم جب آپس میں ملتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ ایک شخص غیبت کی نیت سے نہیں بلکہ بعض حوالوں کی وجہ سے ایک شخص کا ذکر کر دیتا ہے جسے سب جانتے ہیں۔ اس کی کوئی چھپی ہوئی بدی بیان نہیں کی جاتی جس کا ان کو علم نہ ہو۔ بلکہ کسی گفتگو کے حوالے سے از خود یہ بات جاری ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس بات کو اٹھائے اور باہر بیان کر دے تو یہ امانت میں خیانت ہے کیونکہ (-) یہ امانتیں ہیں۔ اور ان کی بات بغیر اجازت کے' بغیر حق کے باہر کرنا ایک گناہ ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسی چیز ہے جس کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ لیکن میں اصول بتا دیتا ہوں کہ کہاں امانت ہے کہاں ایک ایسی نصیحت ہے جس کا بنی نوع انسان کی بہتری سے تعلق ہے بھلائی سے تعلق ہے ایسی بات ہے جس کو سن کر ایمان تازہ ہوتا ہے تو یہ وہ امانت نہیں ہے جس کو آپ پوچھے بغیر آگے بیان نہیں کر سکتے۔ اس کے متعلق (-) فرمایا۔ کہ جو حاضر شاہد ہے وہ غائب کو یہ باتیں بیان کرے کیونکہ اچھی باتیں ہیں۔ اور ان کے نتیجے میں خیر پھیلتی ہے۔ مگر اگر اس مجلس میں کسی ایک شخص کا ذکر آیا ہے اور اس کو اگر دوسروں میں بیان کیا جائے تو اس شخص کے خلاف دلوں میں نفرت پھیلے گی۔ تو اس کو دوسروں میں بیان کرنا بھی ناجائز اس تک بات پہنچانا بھی ناجائز۔ اگر کسی مقصد مجبوری سے بات کرنی ہو تو لازم ہے کہ اس سے اجازت لی جائے جس نے ایک مجلس میں یہ بات بیان کی تھی۔ اگر ہم پوری طرح اس اصول پر کاربند ہو جائیں تو غیبت کے سارے رستے بند ہو جاتے ہیں مگر بعض لوگ اتنے بے احتیاط ہوتے ہیں کہ مجھ سے ملاقات میں جو امانت کے تقاضے ہیں وہ بھی پورے نہیں کرتے بلکہ ان میں بگاڑ پیدا کر دیتے ہیں۔

حضرت صاحب سے ملاقات میں احتیاطوں کا تذکرہ

کئی لوگ جن کے جھگڑے ہیں خاوندوں کے بیویوں سے' بیویوں کے خاوند سے خاندانوں کے آپس میں ملاقات کے وقت یہ بات چھیڑتے ہیں میں ان کو بار بار سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ ذاتی ملاقات کا وقت آپس میں محبت اور پیار کی کھلی کھلی باتیں کرنے کا وقت ہے۔ یہ جھگڑوں کا وقت نہیں ہے اس کے لئے الگ نظام مقرر ہے۔ لیکن وہ باز ہی نہیں آتے۔ زبردستی اپنے دل کا غیظ ابال کر میرے دخل میں داخل کرنے کی۔ کئی دفعہ میں نے ان کو دیکھا ہے۔ آخر میں ان کو کہتا ہوں کہ جو تم نقشے کھینچ رہے ہو اگر یہ درست ہے تو تم نے بڑی جہالت کی ہے کہ وہاں جا کر تم کہتے ہو اتنا ذلیل خاندان ہے گیا گذرا ہے جو تم باتیں کرتے ہو یہ اتنی کمینی ہیں کہ پھر تم نے اپنی بیٹی کو پھینکا کیوں وہاں۔ یا اپنے خاوند یا اپنے بیٹے کو اس گھر کے سپرد کیا گیا۔ یہ ایک الزامی جواب ہوتا ہے۔ بعض لوگ اسے لے کر چلتے ہیں اور کہتے ہیں لو جی حضرت (امام جماعت احمدیہ الرابع) نے فرمایا ہے کہ بڑا ہی کمینہ خاندان ہے۔ بڑے ذلیل لوگ ان میں تم جا کر گرے کہاں۔ (-) پہلے وہ زبردستی مجھ پر ایک بات ٹھونستے ہیں پھر اس کا منطقی طبعی نتیجہ نکال کے ان کے غلط انداز کو دکھانے کی خاطر ایک تمثیلاً بات کرتا ہوں۔ تو آگے پہنچاتے ہیں۔ اب یہ بتائیں کہ یہ امانت کہاں رہی۔ اور وہ جو (امام جماعت سے) تعلق کے تقاضے ہیں ان کو کیسی ٹھوکر ماری گئی ہے اور جو بے تکلفی سے پیار کے خاندانی ماحول میں ان سے باتیں ہو رہی ہیں ان کو سمجھایا جا رہا ہے نہیں سمجھتے تو انہی کی منطق کو اٹھا کر ان کے سامنے کھڑا کیا جا رہا ہے اس کو غلط رنگ دے کر اگر جماعت میں پھیلا دیں۔ کتنے بد نتائج اس کے پیدا ہوں گے۔ بعض لوگ ان حوالوں کو لے کر قضاء تک پہنچتے ہیں۔ چنانچہ مجھے ایک دفعہ صدر مجلس قضاء کا خط آیا کہ (حضرت صاحب) کے حوالے سے یہ بات کہی جا رہی ہے ثابت ہوتا ہے کہ فلاں شخص اپنے جھگڑے میں لازماً غلط ہے۔ میں نے کہا کہ جس نے کہا ہے وہ لازماً غلط ہے کیونکہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ یہ بات ہوئی ہے اور قضاء کے اصول کے تابع میں ہرگز کوئی فیصلہ قضاء کے معاملے میں دے سکتا ہوں نہ دیتا ہوں کبھی۔ جس نے منزل بہ منزل ترقی کر کے آخر میرے سامنے اپیل کے طور پر پہنچنا ہے۔ جب میں آخری قاضی ہوں تو پہلی منزل پر اور یکطرفہ فیصلہ دے کیسے سکتا ہوں۔ میں نے کہا آپ کو اتنی سی سمجھ نہیں کہ یہ ناممکن ہے آپ کو رد کر دینا چاہئے۔ اور اصول بنا لیں اور سب ججوں کو ہدایت کر دیں کہ اگر میرا حوالہ دیا گیا قضائی معاملے میں تو یا وہ جھوٹ بول رہا ہے یا وہ سمجھا نہیں۔ اور خواہ سمجھا نہ ہو خواہ جھوٹ بول رہا ہو۔ ہر دو صورت میں ایسی باتوں کو قضاء میں ایک دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

پس یہ دیکھیں جہاں امانتوں میں خیانتیں ہوتی ہیں جہاں غیبتوں پر جرأتیں ہوتی ہیں تو بات کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت باریک نظر سے ان باتوں کو سمجھے گی اور آئندہ اپنے کردار کی حفاظت کرے گی کیونکہ ہم سب دنیا پر (-) (نگران) بنائے گئے ہیں۔ تمام دنیا کے کردار کی ہم نے حفاظت کرنی ہے اسے اعلیٰ قدروں تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جس قوم کے افراد ایسے ایک دوسرے سے دور ہوں کہ اگر ایک کو سکھ پہنچے تو دوسرے کو دکھ محسوس ہو اور اگر ایک کو تکلیف پہنچے تو دوسرے کو آرام ہو۔ اس قوم کے لئے کسی قسم کی ترقی کی امید نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ (فرمانبرداروں) کو خدا تعالیٰ نے بار بار "کلام الٰہی" میں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اور کامیاب قوم بننا چاہتے ہو تو آپس کے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک ہو جاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بھی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ٢٩٧٧٦ میں سید اسد الاسلام شاہ ولد سید نعیم احمد شاہ قوم سید ترمذی پیشہ تعلیم عمر ١٨ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٢٧/٥ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٣-٢٤ میں وصیت کرتاہوں. کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید اسد الاسلام شاہ میڈیکو بشارت مارکیٹ ربوہ گواہ شد نمبر١ محمد ادریس سیکرٹری مال دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر٢ نذر محمد وصیت نمبر ١٩٢١٥۔

مسل نمبر ٢٩٧٧٧ میں میاں محمد احمد خان ولد میاں غلام نبی خان صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ زمیندارہ عمر ٦٠ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ١٦٦ مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٦-٢٢ میں وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (١) زرعی زمین واقع چک مراد نمبر ١٦٦ ضلع بہاولنگر برقبہ ٣ کنال۔ ٧ ایکڑ مالیتی ١٧،٢٤،٠٠٠ روپے (٢) زرعی زمین واقع پھگواڑی ضلع نارووال برقبہ ٣ کنال ایک ایکڑ مالیتی ٥٠،٠٠٠ روپے (٣) مکان واقع ڈاہرانوالہ مالیتی ١٠،٠٠٠٠ روپے (٤) مکان واقع چک مراد نمبر ١٦٦ ضلع بہاولنگر مالیتی ٥٠٠٠٠ روپے کل جائیداد مالیتی ٣٢،٧٤،٠٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں محمد احمد خان چک مراد نمبر ١٦٦ P.O ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر١ منصور محمود منہاس پسر موصی گواہ شد نمبر٢ محمد اسلم کھوکھر انسپکٹر مال آمد ربوہ۔

مسل نمبر ٢٩٧٧٨ میں ناصرہ بیگم زوجہ میاں محمد احمد خان صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ٥٨ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک مراد نمبر ١٦٦ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٦-٢٢ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی دس تولہ مالیتی چالیس ہزار روپے حق مہر دو سو روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ بیگم زوجہ میاں محمد احمد خان چک مراد نمبر P.O خاص بہاولنگر گواہ شد نمبر١ منصور محمود منہاس پسر موصیہ گواہ شد نمبر٢ محمد اسلم کھوکھر انسپکٹر مال آمد ربوہ۔

مسل نمبر ٢٩٧٧٩ میں امتہ النصیر بیوہ محمد امین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ٤٨ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک مراد نمبر ١٦٦ P.O خاص ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٦-٢٢ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ١٥ تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے اور حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ النصیر بیوہ محمد امین چک مراد نمبر ١٦٦ P.O خاص ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر١ منصور محمود منہاس ولد میاں محمد احمد خان صاحب چک مراد نمبر ١٦٦ P.O خاص ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر٢ محمد اسلم کھوکھر انسپکٹر مال آمد ربوہ۔

مسل نمبر ٢٩٧٨٠ میں عبداللطیف ولد چوہدری بقا محمد قوم گجر پیشہ پنشنر عمر ٧١ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی ضلع آزاد کشمیر حال انگلینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٤-٣٠ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (١) مکان نمبر ١١٨ واقع نارتھ ڈین روڈ ہیلی ویسٹ پارک انگلینڈ U.K مالیتی ٣٠،٠٠٠ پونڈ (٢) مکان واقع گوئی ندھیری ضلع کوٹلی آزاد کشمیر پاکستان مالیتی تین لاکھ روپے (٣) زرعی زمین ٦٤ کنال واقع گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر پاکستان مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ١٨٨-٠٠ پونڈ ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبداللطیف ولد چوہدری بقا محمد U.K انگلینڈ گواہ شد نمبر١ عزیز الرحمان پسر موصی گواہ شد نمبر٢ عبدالخیر پسر موصی۔

مسل نمبر ٢٩٧٨١ میں ملک منیر الدین خان ولد ملک ظہور الدین خان قوم ککے زئی پیشہ کاروبار عمر ٤٦ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٣-٣ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار مارک ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک منیر الدین خان ٢٥/٢١ دارالرحمت شرقی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر١ میاں لطیف احمد ٩/١٧ دارالصدر شرقی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر٢ محمود ارشد خان پیپلز کالونی فیصل آباد حال جرمنی۔

مسل نمبر ٢٩٧٨٢ میں شعیب عبداللہ باجوہ ولد چوہدری مبارک احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ٣٢ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٤-١٦ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ٢٠٠٠ مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شعیب عبداللہ باجوہ ساکن داتا زید کا حال جرمنی گواہ شد نمبر١ عبدالمنان کاہلوں جرمنی گواہ شد نمبر٢ محمد صالح باجوہ جرمنی۔

مسل نمبر ٢٩٧٨٣ میں راجہ محمد ارشد ولد راجے خان قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ٤٨ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٤٥/١٩ دارالرحمت وسطی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٥-١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ٤٥/١٩ واقع دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ دس مرلہ مالیتی ایک لاکھ پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ٤٢٦ مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہولی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راجہ محمد ارشد ٤٥/١٩ دارالرحمت وسطی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر١ منصور احمد ملک وصیت نمبر ٢٧١٤٥ گواہ شد نمبر٢ عرفان احمد وصیت نمبر ٢٤٠٨٧۔

مسل نمبر ٢٩٧٨٤ میں نسیم اختر زوجہ راجہ محمد ارشد قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ٣٦ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٤٥/١٩ دارالرحمت وسطی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٥-١ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) زیورات طلائی وزنی ساڑھے تین تولہ مالیتی چودہ ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے کل جائیداد انتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ٣٧٨ مارک ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم اختر دارالرحمت وسطی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر١ ملک منصور احمد وصیت نمبر ٢٧١٤٥ گواہ شد نمبر٢ عرفان احمد وصیت نمبر ٢٤٠٨٧۔

مسل نمبر ٢٩٧٨٥ میں منیر احمد قمر ولد بشیر احمد کوثر قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ٤٥ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٤-٥-٢ میں وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ٤٦٨ مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منیر احمد قمر محلہ دارالفضل ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر١ چوہدری اقبال احمد سیکرٹری وصایا جرمنی گواہ شد نمبر٢ ندیم احمد جرمنی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک محمد اکرم صاحب مربی مانچسٹر حال ربوہ کی والدہ محترمہ کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ فضل عمر ہسپتال سے گھر آگئی ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک اللہ بخش صاحب (وکالت دیوان) کی اہلیہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ کو کچھ عرصہ سے اعصابی کمزوری کی تکلیف ہے۔ آج کل بوجہ بخار بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

اسی طرح ان کے والد ملک احمد خان صاحب لمبے عرصہ سے جلد کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم مولوی عبداللطیف صاحب کپور تھلوی باغبان پورہ لاہور کئی ماہ سے کولہے میں درد اور ورم میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ابن شیخ عبدالسمیع قمر صاحب فیکٹری ایریا فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا کیا ہے جس کا نام فضل احمد تجویز کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور صالح بنائے لبی عمر عطا کرے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

منگل ۱۳- دسمبر ۱۹۹۴ء

☆ 6-15

○ تلاوت

☆ 6-30

○ ملاقات- ہومیو پیتھی کلاس

☆ 7-30

○ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم از مکرم نصیر احمد صاحب قمر

○ دینی اخلاق گفتگو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر

☆ 8-00

○ منتخب سوال و جواب

☆ 8-50

○ کل کے پروگرام

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰، ۶۴۳

تصحیح

○ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری نے گذشتہ روز جو اعلان وفات بھجوایا تھا اس میں ولدیت کی تصحیح کرلی جائے۔ مکرم محمد رفیق احمد صاحب لیفٹیننٹ کمانڈر پاکستان نیوی کراچی محترم چوہدری غلام سرور صاحب کے صاحبزادے تھے۔

قرارداد تعزیت بروفات

حضرت مولوی محمد حسین

حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات تمام جماعت کے لئے عظیم صدمہ کا باعث ہوئی۔

آپ نے ۱۹۰۲ء میں پہلی مرتبہ بیعت کی۔ اور اس کے بعد قریباً پچاس مرتبہ دستی بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ ۱۹۲۳ء میں آپ نے زندگی وقف کی اور ساری زندگی اس عہد کو نبھایا۔ آپ کو ہندوپاکستان میں مختلف علاقوں میں خدمات کی توفیق ملی۔ شدھی کی تحریک کے زمانہ میں خدمات دینی انجام دیں۔ پاکستان میں جہلم اور گجرات کے علاقوں میں کئی سال تربیت کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ ان کی تقاریر بہت موثر ہوتی تھیں اور اس طریق سے بات کرتے تھے کہ حاضرین کے دلوں میں اتر جاتی تھی۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی وفات کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد پر آپ نے ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر حضرت امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی وفات پر حضرت صاحب کے ارشاد پر ان کی نماز جنازہ ربوہ میں پڑھائی۔

۱۹۸۳ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع آسٹریلیا تشریف لے گئے اور حضرت مولوی صاحب کو آسٹریلیا آنے کی دعوت دی اور بیت الہدیٰ کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شریک فرمایا۔

۱۹۸۹ء میں حضرت صاحب کی دعوت پر صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر لندن تشریف لائے۔ حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کو سٹیج پر بٹھایا اور فرمایا۔ "آپ سب خوش نصیب ہیں جنہوں نے اس سے قبل کسی رفیق کو نہیں دیکھا کہ وہ آج حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک رفیق کو اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔" "یہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیکھنے والے تبرکات میں سے ایک ہیں۔"

اس سال انہوں نے انگلستان کی بعض جماعتوں کی تقریبات میں حصہ لیا اور اپنی زندگی کے ایمان افروز واقعات سے حاضرین کو نوازا۔

آپ کو ۱۹۹۱ء میں قادیان کے تاریخی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ آپ کی وفات کے وقت ۱۰۱ سال عمر تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اپنی رضا والی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے آمین۔

مجلس عاملہ برطانیہ و ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ اس جماعتی صدمہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور حضرت مولوی صاحب کے اقرباء سے خصوصاً اور تمام احباب جماعت سے عموماً غم اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم ہیں۔

ممبران مجلس عاملہ برطانیہ
و ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ۔

قرارداد تعزیت بروفات

مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب

یو۔ کے جماعت کے تمام ممبران مکرم و محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب (آف مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ) کے بیٹے تھے۔ جامعہ احمدیہ سے ۱۹۶۵ء میں شاہد پاس کیا۔ کئی سال کینیا میں بطور مربی سلسلہ خدمت سلسلہ کی توفیق ملی اور وہاں بہت محنت سے کام کیا۔ دور دراز علاقوں میں دعوت الی اللہ کے لئے نکل جاتے تھے۔ ایک دفعہ TSAU جو ایک خطرناک جنگل ہے۔ اکیلے ۲۵۰ میل کا سفر سائیکل پر دعوت الی اللہ کی خاطر اختیار کیا۔ کسموں مشن کے انچارج تھے۔ تمام حلقوں میں ہر دلعزیز تھے غیروں سے اور مقامی انتظامیہ سے اچھا تعلق رکھتے تھے۔ اپنے علاقوں میں جلسوں کا بہت اچھا انتظام کرتے تھے۔ ہنس مکھ طبیعت تھی اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ کچھ عرصہ مری اور اسلام آباد پاکستان میں بھی دینی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

۱۹۸۳ء میں آپ یو۔ کے میں بطور مربی مقرر کئے گئے اور جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع تشریف لائے تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تقرری ہوئی جہاں وفات سے چند روز قبل تک نہایت محنت کے ساتھ مفوضہ امور سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو کچھ عرصہ کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر بھی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد (یو۔ کے) کے ایک لمبا عرصہ تک صدر رہے۔

آپ کی تدفین مقبرہ موصیان۔ احمدیہ قبرستان۔ بروک وڈ۔ یو کے میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی بخشش فرمائے اور ان کو اپنی رضا والی جنتوں میں داخل فرمائے آمین ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان پر ہمیشہ اپنے فضلوں کا سایہ قائم رکھے آمین۔

ہم ہیں۔

اراکین مجلس عاملہ یو کے
و ممبران جماعت احمدیہ یو کے۔

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

ہوالشافی
بہتر تشخیص ...... مناسب علاج
جرمن ہومیو علاج ● جدید دور جدید ترین علاج
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S_R.H.M.P.
کلینک کے اوقات
صبح 10 تا 1
شام مغرب تا عشاء
جرمنی و فرانس کے تمام ہومیو پیتھک کو سنر مثلاً L، M، PK، R نمبر از سیل بند پیکنگ کے علاوہ آپ اپنی ضرورت کے مطابق کم مقدار میں بھی خرید سکتے ہیں
جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات کا مرکز
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
3- بلال مارکیٹ۔ ربوہ
فون کلینک (04524) 212399
فون گھر (04524) 211399

ہمیشہ
خورشید یونانی دواخانہ
کی سربند دوائیں استعمال کریں
معجون و خمیرہ جات ہر قسم خالص شہد میں تیار کئے جاتے ہیں۔
عرقیات و مشروبات نہایت محنت سے مکمل اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔
تھوک و پرچون دستیاب ہیں

خبریں

ربوہ : 12 دسمبر-1994ء
سخت سردی کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو، بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء اور مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم کو اپریل ۱۹۹۵ء میں سارک سربراہ کانفرنس کے موقعہ پر قتل کرنے کا منصوبہ پکڑا گیا ہے۔ مالدیپ کی دو عورتوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملزمان کی نشاندہی پر باقی ملزم بھی پکڑے گئے۔ لیکن معاملہ آگے بڑھنے سے پہلے ہی بھارت کی خفیہ ایجنسیوں نے کیس اپنی تحویل میں لے لیا اور اہم ثبوت ضائع کر دیئے۔ بعض ذرائع نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ اصل سازش بھارتی ادارے "را" نے تیار کی تھی جو کیرالہ پولیس کی وجہ سے بے نقاب ہو گئی۔ ان تین لیڈروں کو راکٹ ٹیکنالوجی کے ذریعے قتل کیا جانا تھا۔

○ ایدھی فاؤنڈیشن کے سربراہ مولانا عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ پاکستان میں ایجنسیوں کا کھیل روکنا ہوگا۔ حکومت کو اس کی مدت پوری کرنے دی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ عمران خان میرے پاس آئے اور کہا کہ حکمران ملک کو تباہ کر رہے ہیں ہمیں پریشر گروپ بنانا چاہئے لیکن میں نے انکار کر دیا۔ عمران خان کے بعد بھی کچھ اور لوگ مجھ پر دباؤ ڈالتے رہے۔ لیکن میں نے یہی کہا تھا کہ منتخب حکومت کو کام کرنے دو۔ اب اگر مجھے قتل بھی کر دیا جائے تو بے گناہوں کے نام الزام نہیں آئے گا۔ بلکہ میری قوم کو قاتلوں کا علم ہو جائے گا۔

○ لندن کے ذرائع نے بتایا ہے کہ عبدالستار ایدھی کسی نامعلوم مقام پر منتقل ہو گئے ہیں۔ ان کے زیر زمین جانے کے بارے میں دیگر کوئی تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں۔

○ دہشت گردی کے واقعات اور اندھا دھند فائرنگ کے خلاف گزشتہ روز حیدر آباد میں مکمل ہڑتال رہی۔ شہر میں خوف و ہراس کی فضا نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت انسانی حقوق کی پامالی کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اسلامی سربراہی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے مراکش کے شہر کاسابلانکا روانہ ہو گئیں۔ ان کی روانگی سے پہلے پارلیمانی پارٹی کے جلاس میں ان پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں پیپلز پارٹی اس کی حلیف جماعتوں اور فاٹا کے ارکان نے شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ واپسی پر کابینہ میں توسیع کریں گی۔ کراچی میں خونریزی ہر صورت میں بند کروائی جائے گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ چیرمین سینٹ کی رولنگ آئین کے مطابق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء نہیں لگے گا۔ کراچی میں فوج واپس نہیں بلائیں گے حالات پر قابو پا لیا جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی لاہور کے صدر اور ریلوے کے وفاقی پارلیمانی سیکرٹری خالد جاوید گھرکی لندن سے صحتیاب ہو کر واپس آئے تو ان کے حامیوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ طفیل روڈ سے وی آئی پی لاؤنج تک کا راستہ استقبالی بینروں سے سجایا گیا تھا۔ کارکنوں نے وی آئی پی داخلہ گیٹ توڑ دیا۔ پولیس کے لاٹھی چارج اور ہنگامے تک نوبت پہنچ گئی۔

○ خالد جاوید گھرکی کے استقبالیہ جلوس میں اسلحہ کی سرعام نمائش کی گئی۔ یاد رہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے اسلحہ کی سرعام نمائش پر ایک دن قبل ہی پابندی عائد کی گئی تھی۔ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نے سخت لہجے میں حکومت سے کہا کہ وہ اسلحہ کی نمائش پر کارروائی کرے۔ یہ کارروائی مال روڈ پر ہوئی ہے۔ ساری دنیا نے دیکھی ہے۔ قانون کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔ ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل نے کہا کہ حکومت ایک ماہ میں رپورٹ پیش کرے۔

○ حکومت پنجاب کی طرف سے اسلحہ کی نمائش پر پابندی کے دوسرے دن شاہراہ قائد اعظم کے مصروف کاروباری مرکز میں ڈاکوؤں نے دن دیہاڑے ہائی کورٹ کے بالمقابل انشورنس کمپنی کے ہیڈ آفس سے اسلحہ کے زور پر ساڑھے تین لاکھ روپے لوٹ لئے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ اب مارشل لائے آئے گا تو انشاء اللہ نہیں ہو گا۔ جو بچیں گے ان کی مردم شماری ہو گی پھر انتخابات ہوں گے۔ جونیجو لیگ سے کوئی خفیہ معاہدہ نہیں ہوا۔ ہمارے اتحاد کا مقصد حکومت کی حمایت نہیں۔ نواز شریف کو ہماری اور ہمیں نواز شریف کی ضرورت نہیں۔ مواخذہ کے لئے ان کے پاس تعداد پوری ہے۔ طوفان چل رہا ہو تو ایک جھونکے سے فرق نہیں پڑتا۔

○ شیخ رشید کو پھر اڈیالہ جیل میں اور چوہدری شجاعت حسین کو ۱۲۔ روز کے عدالتی ریمانڈ پر اڈیالہ جیل بھیج دیا گیا ہے۔

○ کاسابلانکا اسلامی سربراہی کانفرنس میں اسلامی ممالک میں مذہبی دہشت گردی کی روک تھام کے منصوبے پر غور ہو گا۔ انتہا پسندوں کا قلع قمع کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ کوئی اسلامی ملک انتہا پسندوں کو پناہ نہیں دے گا تخریب کار تخریبی کارروائی کے بعد فرار ہو جائیں تو پکڑ کر اسی ملک میں واپس لایا جائے گا۔

○ پاکستان اور کرغیزستان میں باہمی تعاون کے چھ منصوبوں پر دستخط کر دیئے گے۔ دونوں ملک مذہبی انتہا پسندی کا مل کر مقابلہ کریں گے۔

○ بلخ شیر مزاری نے کہا ہے ملک میں مارشل لاء کا نفاذ ضروری ہو گیا ہے صرف سابقہ حکمرانوں کا ہی نہیں ۱۹۷۰ء سے سیاستدانوں کا احتساب کیا جائے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے لندن میں کہا ہے کہ ایدھی نے بھی میری طرح غارت گری کی سازشوں کا حصہ بننے سے انکار کر دیا ہے۔ اب کیا ان پر بھی عوام کو چھوڑ کر بھاگ جانے کے الزامات لگائے جائیں گے۔

○ بھارت کو اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کمیٹی کا چیئرمین بنانے پر جماعت اسلامی کشمیر نے سخت احتجاج کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ ایک بری مثال قائم کی گئی ہے۔ بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں خواتین کی آبرو ریزی کے واقعات روزمرہ کا معمول ہیں۔ زیر حراست کشمیریوں کی شہادت کے واقعات عام ہیں۔ بھارت کا ریکارڈ انسانی حقوق میں کبھی بھی اچھا نہیں رہا۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3½ تا 7½ بجے شام

مرض اٹھرا کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام — بیس روپے ۲۰/- ... ۶۰ گرام — ساٹھ روپے ۶۰/-
تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر: 04524-21243

ڈش اینٹینا ڈش اینٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
• بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش اینٹینا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش اینٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ہماری مقبولیت
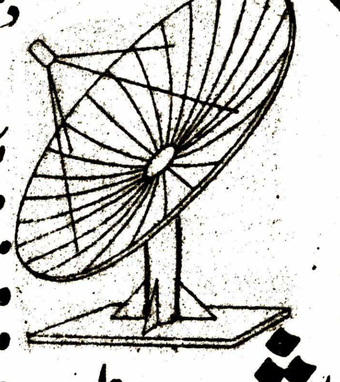
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

عنقریب افتتاح
ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ- ربوہ
بالمقابل الائیڈ بنک
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا